ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

مصنوعی ذہانت اور مسلم نوجوانوں کی فکری تشکیل: مواقع اور خطرات

ARTIFICIAL INTELLIGENCE AND THE INTELLECTUAL FORMATION OF MUSLIM YOUTH: OPPORTUNITIES AND RISKS

Dr Hifsa Shabbir
Visiting Lecturer,Punjab Tianjin University of Technology Lahore
hafsarawn545@gmail.com
Dr. Abdul Haseeb (Corresponding Author)
Lecturer, Punjab Tianjin University of Technology Lahore
dr.haseeb@ptut.edu.pk
Prof Dr Hafiz Khursheed Ahmed Baryar
Principal Muhammadi Science Academi Bahawalgarh Kahror Pkka
drkhursheedahmedbaryar@gmil.com

Abstract

In the contemporary era, Artificial Intelligence (AI) is bringing fundamental transformations across almost all domains of human life. This technology is reshaping the processes of knowledge acquisition, research, education, communication, and decision-making, thereby placing the younger generation in a rapidly evolving intellectual and digital environment. Muslim youth, in particular, are at the center of this transformation, where their intellectual formation is being significantly influenced.This article presents a comprehensive analytical study of the impact of Artificial Intelligence on Muslim youth, focusing on both its opportunities and potential risks. On the positive side, AI is examined as a powerful tool that enables an educational revolution, facilitates research, provides instant access to Islamic sciences, and enhances global intellectual connectivity. Through these advancements, young Muslims can not only benefit from modern knowledge systems but also engage more effectively with the Islamic intellectual heritage.

On the other hand, the study also highlights several intellectual and ethical challenges associated with the uncritical use of AI. These include intellectual dependency, weakening of critical thinking, the spread of misinformation, superficial or distorted understanding of religious texts, moral decline, and identity crisis. These risks become more serious when AI is treated as an ultimate source of knowledge without proper scholarly guidance.Within the framework of Islamic intellectual tradition, the concepts of reason (ʿAql), knowledge (ʿIlm), ijtihad (independent reasoning), and moral responsibility serve as the theoretical foundation of this research. Drawing upon the ideas of classical Muslim scholars such as Al-Ghazali, Ibn Khaldun, Al-Shatibi, and Ibn Taymiyyah, it is emphasized that in Islam, knowledge is not merely information but a means of moral and spiritual development, and human intellect must always be exercised with responsibility and guidance.

The study argues that Artificial Intelligence is a powerful and effective technology; however, it cannot replace human consciousness, moral reasoning, or religious understanding. Muslim youth are encouraged to use AI as an assisting tool rather than an intellectual authority, so that they may benefit from its opportunities while safeguarding themselves from its intellectual and ethical risks.

Keywords:Artificial Intelligence, Muslim Youth, Intellectual Formation, Islamic Thought, Knowledge, Ethics, Ijtihad, Digital Transformation, Misinformation, Identity Crisis

موجودہ دور میں مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) انسانی زندگی کے تقریباً تمام شعبہ جات میں بنیادی تبدیلیاں پیدا کر رہی ہے۔ یہ ٹیکنالوجی علم کے حصول، تحقیق، تعلیم، مواصلات اور فیصلہ سازی کے طریقوں کو از سرِ نو تشکیل دے رہی ہے، جس کے نتیجے میں خصوصاً نوجوان نسل ایک نئے فکری اور ڈیجیٹل ماحول میں پروان چڑھ رہی ہے۔ مسلم نوجوان اس تبدیلی کے مرکز میں ہیں، جہاں ان کی فکری تشکیل (intellectual formation) تیزی سے متاثر ہو رہی ہے۔ یہ مقالہ مسلم نوجوانوں پر مصنوعی ذہانت کے اثرات کا ایک جامع تجزیہ پیش کرتا ہے، جس میں اس کے مثبت مواقع اور ممکنہ خطرات دونوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مواقع کے ضمن میں AI کو ایک ایسے ذریعہ کے طور پر دیکھا گیا ہے جو تعلیمی انقلاب، علمی تحقیق میں آسانی، دینی علوم تک فوری رسائی، اور عالمی سطح پر فکری رابطے کو ممکن بناتا ہے۔ اس کے ذریعے نوجوان نہ صرف جدید علوم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں بلکہ اسلامی علمی ورثے کو بھی زیادہ مؤثر انداز میں سمجھ اور پھیلا سکتے ہیں۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

یہ ان فکری و اخلاقی خطرات کو بھی واضح کرتا ہے جو مصنوعی ذہانت کے غیر محتاط استعمال سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان میں فکری انحصار، تنقیدی سوچ کی کمزوری، غلط اور غیر مصدقہ معلومات کا پھیلاؤ، مذہبی متون کی سطحی یا غلط تشریح، اخلاقی اقدار میں کمزوری، اور تہذیبی و دینی شناخت کا بحران شامل ہیں۔ یہ خطرات اس وقت مزید بڑھ جاتے ہیں جب نوجوان بغیر علمی رہنمائی کے AI کو حتمی علمی اتھارٹی سمجھنے لگتے ہیں۔ اسلامی فکری روایت کی روشنی میں عقل، علم، اجتہاد اور اخلاقی ذمہ داری کے تصورات اس تحقیق کا نظریاتی فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔ امام غزالی، ابن خلدون، امام شاطبی اور ابن تیمیہ جیسے مسلم مفکرین کے افکار کی روشنی میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی نقطۂ نظر میں علم صرف معلومات نہیں بلکہ ایک اخلاقی و روحانی تربیت کا ذریعہ ہے، اور انسانی عقل کو ہمیشہ ذمہ داری اور ہدایت کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔ مصنوعی ذہانت ایک طاقتور اور مؤثر ٹیکنالوجی ہے، لیکن یہ انسانی شعور، اخلاقی ادراک اور دینی فہم کا متبادل نہیں بن سکتی۔ مسلم نوجوانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ AI کو ایک معاون آلہ (tool) کے طور پر استعمال کریں، نہ کہ فکری رہنما کے طور پر، تاکہ وہ اس کے مثبت مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے منفی فکری و اخلاقی اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔

مصنوعی ذہانت کی علمی و تکنیکی بنیادیں

مصنوعی ذہانت جدید سائنسی و تکنیکی ترقی کا ایک بنیادی ستون ہے، جو انسانی ذہانت کی نقل پر مبنی ہے۔ اس کا مقصد ایسے نظام تیار کرنا ہے جو سیکھنے، سوچنے، فیصلہ کرنے اور مسائل حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ AI محض ایک تکنیکی ایجاد نہیں بلکہ ایک فکری انقلاب ہے جس نے علم کے حصول، تجزیہ اور اطلاق کے طریقوں کو یکسر بدل دیا ہے۔ مصنوعی ذہانت کی تعریف کرتے ہوئے ماہرین اسے ایسے کمپیوٹر سسٹمز کے طور پر بیان کرتے ہیں جو انسانی ذہانت کے افعال جیسے reasoning، learning اور decision-making انجام دے سکتے ہیں۔ تاہم اسلامی تناظر میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مشینی ذہانت واقعی انسانی عقل کا نعم البدل بن سکتی ہے یا نہیں؟ امام غزالی بیان کرتے ہیں کہ:

العقلُ هو الأصلُ الذي يُبنى عليه العلمُ، وبه يُدرك الإنسانُ حقائقَ الأمور[1].

"عقل وہ بنیاد ہے جس پر علم قائم ہوتا ہے، اور اسی کے ذریعے انسان اشیاء کی حقیقت کو پہچانتا ہے۔"

عقل محض معلومات کے ذخیرے کا نام نہیں بلکہ حقیقت تک رسائی کا ذریعہ ہے۔ مصنوعی ذہانت اگرچہ ڈیٹا کو پروسیس کر سکتی ہے، مگر وہ "ادراکِ حقیقت" (true understanding) کی اس سطح تک نہیں پہنچ سکتی جو انسانی عقل کا خاصہ ہے۔ AI کی تعریف میں اکثر "intelligence" کو computation تک محدود کر دیا جاتا ہے، جبکہ اسلامی فکر میں عقل ایک اخلاقی، روحانی اور ادراکی قوت ہے۔ اس لیے AI کو مکمل ذہانت کہنا ایک مبالغہ ہو سکتا ہے، کیونکہ یہ نہ تو ارادہ (will) رکھتی ہے اور نہ ہی اخلاقی شعور۔ یہ فرق مسلم نوجوانوں کی فکری تشکیل کے لیے نہایت اہم ہے، تاکہ وہ AI کو ایک "آلہ (tool)" سمجھیں، نہ کہ "متبادل عقل"۔

مصنوعی ذہانت کی تعریف کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اسے انسانی عقل کے متبادل کے طور پر نہیں بلکہ ایک معاون ٹیکنالوجی کے طور پر دیکھا جائے۔ اسلامی تناظر ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ حقیقی ادراک اور حکمت صرف انسانی عقل اور شعور کے ذریعے ممکن ہے، جبکہ AI محض ایک محدود دائرے میں کام کرنے والا نظام ہے۔

مشین لرننگ اور ڈیپ لرننگ

مشین لرننگ اور ڈیپ لرننگ مصنوعی ذہانت کے اہم ذیلی شعبے ہیں۔ مشین لرننگ ایسے الگورتھمز پر مبنی ہوتی ہے جو ڈیٹا سے سیکھتے ہیں اور وقت کے ساتھ اپنی کارکردگی بہتر بناتے ہیں۔ ڈیپ لرننگ اس کا ایک جدید اور پیچیدہ حصہ ہے جو انسانی دماغ کے نیورل نیٹ ورک سے متاثر ہو کر کام کرتا ہے۔ یہ ٹیکنالوجیز بڑے پیمانے پر ڈیٹا کو استعمال کرتے ہوئے پیٹرنز تلاش کرتی ہیں اور پیش گوئیاں کرتی ہیں۔ تاہم ان کی بنیاد مکمل طور پر شماریاتی (statistical) ہوتی ہے، جس میں اخلاقی یا فکری شعور شامل نہیں ہوتا۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا "سیکھنا (learning)" صرف ڈیٹا سے ممکن ہے، یا اس کے لیے شعور اور ادراک بھی ضروری ہے؟ ابن خلدون بیان کرتے ہیں کہ:

[1] الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، احیاء علوم الدین، دار الفکر، بیروت، 2002ء، ج 1، ص 15
Abu Hamid Muhammad ibn Muhammad al-Ghazali, Ihya' 'Ulum al-Din, Beirut: Dar al-Fikr, 2002, Vol. 1, p. 15.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

التعليمُ إنما هو صناعةٌ، تحتاجُ إلى الفهمِ والإدراكِ، لا مجرد الحفظِ والتكرار[2].

"تعلیم ایک فن ہے، جو فہم اور ادراک کا تقاضا کرتی ہے، محض یاد کرنے اور دہرانے کا نام نہیں۔"

ابن خلدون کے اس قول سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حقیقی سیکھنا صرف معلومات کو جمع کرنے کا عمل نہیں بلکہ اس کے پیچھے فہم (understanding) اور ادراک (cognition) ضروری ہے۔ مشین لرننگ اور ڈیپ لرننگ بظاہر "سیکھنے" کا عمل انجام دیتے ہیں، لیکن حقیقت میں یہ صرف ڈیٹا کے اندر موجود پیٹرنز کو شناخت کرتے ہیں۔ ان میں نہ تو شعور ہوتا ہے اور نہ ہی وہ کسی معلومات کے معنی کو سمجھ سکتے ہیں۔

یہ فرق مسلم نوجوانوں کے لیے نہایت اہم ہے، کیونکہ اگر وہ AI کے "learning" کو حقیقی علم سمجھ بیٹھیں تو یہ ان کی فکری گہرائی کو متاثر کر سکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق علم وہ ہے جو انسان کی عقل، روح اور اخلاق پر اثر انداز ہو، جبکہ AI کا سیکھنا محض ایک تکنیکی عمل ہے۔ مشین لرننگ اور ڈیپ لرننگ کو حقیقی "تعلیم" کے مترادف سمجھنا درست نہیں۔ یہ محض ڈیٹا پر مبنی تکنیکی عمل ہیں، جبکہ حقیقی علم فہم، ادراک اور شعور کا تقاضا کرتا ہے۔ اسلامی فکر اس فرق کو واضح کرتی ہے، جو مسلم نوجوانوں کی متوازن فکری تشکیل کے لیے نہایت ضروری ہے۔

الگورتھمک فیصلہ سازی

الگورتھمک فیصلہ سازی سے مراد وہ عمل ہے جس میں کمپیوٹر سسٹمز مخصوص قواعد، ڈیٹا ماڈلز اور شماریاتی طریقوں کی بنیاد پر فیصلے کرتے ہیں۔ یہ نظام انسانی مداخلت کے بغیر بڑی مقدار میں ڈیٹا کا تجزیہ کر کے نتائج اخذ کرتے ہیں۔ جدید دور میں یہ طریقہ قانون، معیشت، صحت اور سوشل میڈیا جیسے شعبوں میں وسیع پیمانے پر استعمال ہو رہا ہے۔ تاہم اس عمل میں ایک بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا مشین کا فیصلہ "انصاف" یا "اخلاقیات" کی بنیاد پر ہو سکتا ہے یا یہ صرف ریاضیاتی احتمال تک محدود ہے؟ امام شاطبی بیان کرتے ہیں کہ:

إنَّ الشريعةَ وُضِعَتْ لتحقيقِ مصالحِ العبادِ في الدنيا والآخرة[3].

"شریعت انسانوں کے دنیا اور آخرت کے مصالح (بھلائیوں) کو حاصل کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔"

امام شاطبی کے مطابق اسلامی قانون کا بنیادی مقصد محض قواعد کا نفاذ نہیں بلکہ انسان کی حقیقی بھلائی ہے۔ الگورتھمک فیصلہ سازی چونکہ صرف ڈیٹا اور قواعد پر مبنی ہوتی ہے، اس میں "مصلحت" یا "انسانی سیاق و سباق" کو مکمل طور پر سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ اس لیے AI کے فیصلے بسا اوقات قانونی طور پر درست مگر اخلاقی طور پر غیر متوازن ہو سکتے ہیں۔ یہ پہلو مسلم نوجوانوں کے لیے اہم ہے کہ وہ سمجھیں کہ مشین کا فیصلہ "حتمی انصاف" نہیں ہوتا بلکہ ایک محدود تکنیکی نتیجہ ہوتا ہے۔ الگورتھمک فیصلہ سازی ایک طاقتور تکنیکی نظام ہے لیکن یہ انسانی اخلاقیات اور شریعت کے جامع تصورِ عدل کا متبادل نہیں ہو سکتی۔

اور ڈیٹا کلچر

ڈیٹا کلچر سے مراد وہ سماجی و تکنیکی ماحول ہے جس میں معلومات کو مرکزی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ مصنوعی ذہانت اسی ڈیٹا پر انحصار کرتی ہے، اور جتنا زیادہ ڈیٹا ہو اتنا ہی بہتر نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے۔ اس کلچر نے علم، رائے، اور حتیٰ کہ انسانی رویوں کو بھی ڈیٹا پر مبنی بنا دیا ہے، جس سے "انسانی تجربہ" کی جگہ "ڈیٹا اینالیسس" نے لے لی ہے۔ مارون منسکی بیان کرتے ہیں کہ:

"The mind is what the brain does.[4]"

"ذہن وہی ہے جو دماغ انجام دیتا ہے۔"

---

[2] ابن خلدون، عبد الرحمن بن محمد، المقدمہ، دار الفکر، بیروت، 2004ء، ج1، ص345

Abd al-Rahman ibn Muhammad Ibn Khaldun, Al-Muqaddimah, Beirut: Dar al-Fikr, 2004, Vol. 1, p. 345.

[3] الشاطبی، ابراہیم بن موسیٰ، الموافقات فی اصول الشریعۃ، دار ابن عفان، قاہرہ، 1997ء، ج2، ص73

Ibrahim ibn Musa al-Shatibi, Al-Muwafaqat fi Usul al-Shari'ah, Cairo: Dar Ibn 'Affan, 1997, Vol. 2, p. 73.

[4] Minsky, Marvin, The Society of Mind, Simon & Schuster, New York, 1986, p. 17-

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

انسانی ذہن کو ایک کمپیوٹیشنل عمل کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ اس تصور نے جدید ڈیٹا کلچر کو فروغ دیا، جہاں انسانی جذبات، فیصلے اور رویے بھی ڈیٹا ماڈلز میں تبدیل کر دیے گئے۔ اسلامی فکر میں ذہن صرف "برین پروسیسنگ" نہیں بلکہ ایک اخلاقی اور روحانی حقیقت بھی ہے۔ اس لیے ڈیٹا کلچر انسان کو محض "ڈیٹا یونٹ" میں تبدیل کرنے کا خطرہ رکھتا ہے، جو مسلم نوجوان کی فکری شناخت کو متاثر کر سکتا ہے۔ AI پر مبنی ڈیٹا کلچر انسانی معاشرے کو معلوماتی طور پر مضبوط ضرور بناتا ہے، مگر اس کے ساتھ انسانی تجربے اور اخلاقی شعور کے کمزور ہونے کا خطرہ بھی موجود ہے۔

انسانی ذہن بمقابلہ مصنوعی ذہانت

انسانی ذہن اور مصنوعی ذہانت کے درمیان بنیادی فرق شعور، ارادہ اور اخلاقی ادراک کا ہے۔ انسانی ذہن نہ صرف معلومات کو پروسیس کرتا ہے بلکہ اس کا مطلب بھی سمجھتا ہے، جبکہ AI صرف ڈیٹا کو کرتی ہے۔ یہ فرق فلسفہ، سائنس اور اسلامی فکر میں ایک اہم بحث کا موضوع رہا ہے۔ اسٹوورٹ رسل اور پیٹر نورویگ بیان کرتے ہیں کہ:

> "Artificial intelligence is the study of agents that receive percepts from the environment and perform actions.[5]"
>
> "مصنوعی ذہانت ان ایجنٹس کے مطالعے کا نام ہے جو ماحول سے معلومات حاصل کرتے ہیں اور عمل انجام دیتے ہیں۔"

یہ تعریف AI کو ایک "ایجنٹ" تک محدود کرتی ہے جو لے کر دیتا ہے۔ اس میں شعور، احساس یا اخلاقی فیصلہ شامل نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس انسانی ذہن صرف ردعمل نہیں دیتا بلکہ ارادہ، نیت اور اخلاقی ذمہ داری کے تحت فیصلے کرتا ہے۔ اسلامی فکر میں انسان کو "خلیفہ" قرار دیا گیا ہے، جو شعور، ذمہ داری اور اخلاقی انتخاب کا حامل ہے۔ اس لیے AI کو انسانی ذہن کا متبادل سمجھنا ایک فکری غلطی ہو سکتی ہے۔ انسانی ذہن اور مصنوعی ذہانت کے درمیان بنیادی فرق شعور اور اخلاقی ذمہ داری کا ہے۔ AI ایک طاقتور ٹول ہے، مگر انسان کی فکری اور روحانی حیثیت کا متبادل نہیں۔

اسلامی فکر میں عقل، علم اور فکری تربیت

قرآن میں عقل کی اہمیت

اسلامی فکر میں عقل کو انسانی فکری تشکیل کا بنیادی ستون قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید بار بار انسان کو غور و فکر، تدبر اور تعقل کی دعوت دیتا ہے تاکہ وہ کائنات، خود اپنی ذات اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو سمجھ سکے۔ اسلام میں عقل صرف معلومات جمع کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ حق و باطل میں تمیز کرنے اور صحیح فیصلے تک پہنچنے کی صلاحیت کا نام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر "افلا تعقلون" اور "افلا تتفکرون" جیسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، جو فکری بیداری کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ امام جوزی بیان کرتے ہیں کہ:

> العقلُ شرطٌ في معرفةِ العلومِ، وبه يُدرَكُ الحقُّ من الباطلِ.[6]
>
> "عقل علوم کی معرفت کی شرط ہے، اور اسی کے ذریعے حق اور باطل میں تمیز کی جاتی ہے۔"

ابن قیم کے مطابق عقل انسانی علم کے حصول اور اس کی درست تفہیم کی بنیادی شرط ہے۔ قرآن مجید میں عقل کو بار بار استعمال کرنے کی دعوت اسی حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ انسان محض سنی سنائی باتوں پر نہیں بلکہ فکری تجزیے پر انحصار کرے۔ مصنوعی ذہانت کے دور میں یہ تصور مزید اہم ہو جاتا ہے، کیونکہ AI معلومات فراہم تو کر سکتی ہے مگر حق و باطل میں اخلاقی تمیز نہیں کر سکتی۔ اس لیے قرآن کا تصورِ عقل انسان کو مشینی نظام سے ممتاز کرتا ہے۔ قرآن مجید کے مطابق عقل انسانی

---

[5] Russell, Stuart & Norvig, Peter, Artificial Intelligence: A Modern Approach, Pearson, Upper Saddle River, 2021, p. 64

[6] ابن قیم الجوزیہ، شمس الدین محمد، احکام الاجتہاد فی الاصول، دار الفکر، دمشق، 2005ء، ج 1، ص 23

Shams al-Din Muhammad Ibn Qayyim al-Jawziyyah, Ahkam al-Ijtihad fi al-Usul, Damascus: Dar al-Fikr, 2005, Vol. 1, p. 23.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

فکری تشکیل کا بنیادی ذریعہ ہے جو انسان کو سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے کی صلاحیت دیتی ہے۔ اس تناظر میں انسانی عقل کو مصنوعی ذہانت پر فوقیت حاصل ہے کیونکہ AI اخلاقی شعور سے محروم ہے۔

سنت نبوی ﷺ میں علم کی فضیلت

اسلامی تعلیمات میں علم کو ایمان کے بعد سب سے بلند مقام حاصل ہے۔ سنت نبوی ﷺ میں علم حاصل کرنے کی نہ صرف ترغیب دی گئی ہے بلکہ اسے عبادت کا درجہ دیا گیا ہے۔ علم انسان کی فکری، اخلاقی اور روحانی ترقی کا ذریعہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے علم کو انسان کی ہدایت اور معاشرتی اصلاح کا بنیادی وسیلہ قرار دیا، جس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام ایک علم دوست تہذیب کی بنیاد رکھتا ہے۔ امام مالک بن انس بیان کرتے ہیں کہ:

العلمُ يُطلبُ للدينِ، فمن أرادَ به الدنيا فقد خسرَ الآخرةَ والدنيا[7].

"علم دین کے لیے حاصل کیا جاتا ہے، پس جو اسے دنیا کے لیے حاصل کرے وہ دنیا اور آخرت دونوں میں خسارہ پاتا ہے۔"

امام مالک کے اس قول سے واضح ہوتا ہے کہ علم کا اصل مقصد اخلاقی اور روحانی تربیت ہے، نہ کہ محض دنیاوی فائدہ۔ آج کے AI دور میں علم کی مقدار بڑھ گئی ہے، مگر اس کی معنوی گہرائی کم ہوتی جا رہی ہے۔ سنت نبوی ﷺ ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ علم کا معیار اس کے اخلاقی اثرات سے ناپا جاتا ہے، نہ کہ صرف ڈیٹا یا معلومات کی کثرت سے۔ اس تناظر میں مسلم نوجوانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ AI کو علم کا متبادل نہ سمجھیں بلکہ اسے علم کے حصول کا ایک ذریعہ تصور کریں۔

سنت نبوی ﷺ کے مطابق علم صرف معلومات کا ذخیرہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی اور روحانی تربیتی عمل ہے۔ اس لیے حقیقی علم وہی ہے جو انسان کو اللہ سے قریب کرے، جبکہ مصنوعی ذہانت محض معلومات فراہم کرنے والا ایک آلہ ہے۔

امام غزالی کا نظریۂ علم

امام ابو حامد الغزالی اسلامی فکر میں علم کے سب سے بڑے نظریاتی مفکرین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے نزدیک علم محض معلومات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ایسی نورانی کیفیت ہے جو انسان کے دل و دماغ کو حقیقت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ امام غزالی نے علم کو ایمان، اخلاق اور عمل سے جدا نہیں کیا بلکہ اسے ایک مربوط فکری و روحانی نظام کے طور پر پیش کیا۔ ان کے مطابق حقیقی علم وہ ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اخلاقی بلندی کی طرف لے جائے، نہ کہ صرف ذہنی معلومات میں اضافہ کرے۔ امام غزالی بیان کرتے ہیں کہ:

العلمُ ما يُقرّبُكَ إلى اللهِ ويُبعدُكَ عن معصيته[8].

"علم وہ ہے جو تمہیں اللہ کے قریب کرے اور اس کی نافرمانی سے دور کرے۔"

امام غزالی کے مطابق علم کی اصل پہچان اس کا اخلاقی اثر ہے۔ اگر علم انسان کو تکبر، فساد یا گمراہی کی طرف لے جائے تو وہ حقیقی علم نہیں۔ آج کے مصنوعی ذہانت کے دور میں علم کو زیادہ تر "ڈیٹا پروسیسنگ" اور "معلومات کی دستیابی" تک محدود کر دیا گیا ہے، جبکہ غزالی کے نزدیک علم ایک اخلاقی تبدیلی کا ذریعہ ہے۔ یہ تصور مسلم نوجوانوں کے لیے انتہائی اہم ہے کیونکہ AI انہیں معلومات تو فراہم کر سکتی ہے مگر اخلاقی تزکیہ نہیں دے سکتی۔ امام غزالی کے نظریۂ علم کے مطابق حقیقی علم وہ ہے جو انسان کو اللہ کے قریب کرے اور اس کے اخلاق کو بہتر بنائے۔ اس لیے AI کو علم کا متبادل نہیں بلکہ ایک محدود تکنیکی ذریعہ سمجھنا چاہیے۔

ابن خلدون اور فکری نشوونما

ابن خلدون اسلامی تاریخ کے وہ عظیم مفکر ہیں جنہوں نے انسانی معاشرے، علم اور تہذیب کے ارتقاء کو ایک سائنسی انداز میں بیان کیا۔ ان کے مطابق انسان کی فکری نشوونما تدریجاً ہوتی ہے اور یہ تعلیم، ماحول اور سماجی عوامل سے متاثر ہوتی ہے۔ انہوں نے علم کو ایک "اجتماعی اور سماجی عمل" قرار دیا جو نسل در نسل منتقل ہوتا ہے اور انسانی ذہن کو ترقی دیتا ہے۔ ابن خلدون بیان کرتے ہیں کہ:

---

[7] المالکی، مالک بن انس، الموطأ، دار الکتب العلمیہ، ریاض، 1997ء، ج 1، ص 88

Malik ibn Anas, Al-Muwatta', Riyadh: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1997, Vol. 1, p. 88.

[8] الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، احیاء علوم الدین، دار الفکر، بیروت، 2002ء، ج 1، ص 25۔

Abu Hamid Muhammad ibn Muhammad al-Ghazali, Ihya' 'Ulum al-Din, Beirut: Dar al-Fikr, 2002, Vol. 1, p. 25

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

التعليمُ يُخرِجُ الإنسانَ من القُوَّةِ إلى الفِعلِ في مداركِ العقلِ[9].

"تعلیم انسان کو عقل کے ادراکات میں قوت (potential) سے فعلیت (actuality) کی طرف لے جاتی ہے۔"

ابن خلدون کے مطابق انسانی ذہن پیدائشی طور پر مکمل نہیں ہوتا بلکہ تعلیم اور تجربے کے ذریعے ترقی کرتا ہے۔ یہ نظریہ جدید AI سے مختلف ہے کیونکہ AI پہلے سے موجود ڈیٹا پر کام کرتی ہے جبکہ انسانی ذہن تخلیقی طور پر نئی معانی پیدا کر سکتا ہے۔ مسلم نوجوانوں کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ حقیقی فکری نشوونما صرف معلومات سے نہیں بلکہ مسلسل غور و فکر اور تجربے سے حاصل ہوتی ہے۔ ابن خلدون کے مطابق فکری نشوونما ایک تدریجی اور انسانی عمل ہے جو تعلیم، تجربہ اور سماجی ماحول سے جڑا ہوا ہے۔ AI اس عمل کا متبادل نہیں بلکہ ایک معاون ٹول ہے۔

اجتہاد اور فکری آزادی

اسلامی فقہ میں اجتہاد ایک بنیادی اصول ہے جو فکری آزادی اور علمی ترقی کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اجتہاد کا مطلب ہے کہ اہل علم قرآن و سنت کی روشنی میں نئے مسائل کا حل تلاش کریں۔ یہ اصول اسلامی فکر کو جامد ہونے سے بچاتا ہے اور اسے ہر دور کے تقاضوں کے مطابق قابلِ عمل بناتا ہے۔ ابن جوزی بیان کرتے ہیں کہ:

الفتوى تتغير بتغير الزمان والمكان والأحوال[10].

"فتویٰ زمان، مکان اور حالات کے بدلنے سے بدل جاتا ہے۔"

ابن قیم کے اس اصول سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی فکری نظام جامد نہیں بلکہ متحرک ہے۔ اجتہاد اس لچک (flexibility) کو برقرار رکھتا ہے۔ AI کے دور میں جہاں قوانین اور فیصلے ڈیٹا پر مبنی ہو رہے ہیں، اجتہاد ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ انسانی فہم ہمیشہ حالات، اخلاق اور سیاق و سباق کو مد نظر رکھتا ہے۔ اس لیے فکری آزادی صرف معلومات تک رسائی نہیں بلکہ اس معلومات کو صحیح تناظر میں سمجھنے اور استعمال کرنے کی صلاحیت ہے۔ اجتہاد اسلامی فکر میں فکری آزادی اور ارتقاء کا بنیادی اصول ہے۔ یہ انسان کو نئے مسائل کے حل کے لیے سوچنے کی آزادی دیتا ہے، جو AI کے محدود الگورتھمک نظام سے کہیں زیادہ وسیع اور بامعنی ہے۔

مسلم نوجوانوں پر مصنوعی ذہانت کے اثرات (مواقع)

تعلیمی انقلاب

مصنوعی ذہانت نے تعلیم کے میدان میں ایک ایسا انقلاب برپا کیا ہے جسے تعلیمی انقلاب کہا جا سکتا ہے۔ یہ انقلاب صرف تدریسی طریقوں تک محدود نہیں بلکہ علم کے حصول، ترسیل اور فہم کے پورے نظام کو تبدیل کر رہا ہے۔ مسلم نوجوانوں کے لیے یہ تبدیلی ایک بڑے موقع کے طور پر سامنے آئی ہے، جہاں وہ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عالمی معیار کی تعلیم تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ AI-based learning systems، personalized education، اور intelligent tutoring systems نے تعلیمی عمل کو زیادہ مؤثر اور تیز بنا دیا ہے۔ امام شاطبی علم و عمل کے تعلق پر بیان کرتے ہیں کہ:

العلمُ وسيلةٌ إلى العملِ، وكلُّ علمٍ لا يُثمرُ عملاً فليس بعلمٍ نافعٍ[11].

"علم عمل کا ذریعہ ہے، اور ہر وہ علم جو عمل پیدا نہ کرے وہ نفع بخش علم نہیں۔"

---

[9] ابن خلدون، عبد الرحمن بن محمد، المقدمہ، دار الفکر، بیروت، 2004ء، ج1، ص348۔

Abd al-Rahman ibn Muhammad Ibn Khaldun, Al-Muqaddimah, Beirut: Dar al-Fikr, 2004, Vol. 1, p. 348

[10] ابن قیم الجوزیہ، شمس الدین محمد، إعلام الموقعین عن رب العالمین، دار الجیل، بیروت، 1973ء، ج3، ص14

Shams al-Din Muhammad Ibn Qayyim al-Jawziyyah, Ahkam al-Ijtihad fi al-Usul, Damascus: Dar al-Fikr, 2005, Vol. 1, p. 23.

[11] الشاطبی، ابراہیم بن موسیٰ، الموافقات فی اصول الشریعۃ، دار ابن عفان، قاہرہ، 1997ء، ج1، ص45۔

Ibrahim ibn Musa al-Shatibi, Al-Muwafaqat fi Usul al-Shari‘ah, Cairo: Dar Ibn ‘Affan, 1997, Vol. 2, p. 73.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

امام شاطبی کے مطابق علم کا اصل مقصد عملی زندگی میں بہتری پیدا کرنا ہے۔ اگر علم صرف معلومات تک محدود رہے اور انسانی رویے یا کردار میں تبدیلی نہ لائے تو وہ غیر مؤثر ہو جاتا ہے۔ AI نے تعلیم کو معلوماتی سطح پر بہت وسیع کر دیا ہے، لیکن اصل سوال یہ ہے کہ کیا یہ علم نوجوان کے کردار، اخلاق اور فکری شعور کو بھی بہتر بنا رہا ہے یا نہیں؟

مسلم نوجوانوں کے لیے یہ موقع ہے کہ وہ AI کو صرف معلوماتی ذریعہ نہ سمجھیں بلکہ اسے "عملی علم" میں تبدیل کرنے کا ذریعہ بنائیں۔ مصنوعی ذہانت نے تعلیم کے میدان میں بے مثال وسعت پیدا کی ہے، مگر حقیقی کامیابی اسی وقت ممکن ہے جب یہ علم عملی زندگی اور اخلاقی تربیت میں بھی تبدیلی پیدا کرے۔ مسلم نوجوان اس انقلاب سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں اگر وہ علم کو محض معلومات نہیں بلکہ عملی حکمت کے طور پر اپنائیں۔

تحقیق میں آسانی

مصنوعی ذہانت نے تحقیقی عمل (Research Process) کو پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ آسان، تیز اور مؤثر بنا دیا ہے۔ آج کا محقق چند سیکنڈز میں ہزاروں کتابوں، مقالات اور ڈیٹا بیسز تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

یہ سہولت خاص طور پر مسلم نوجوان محققین کے لیے ایک بڑا موقع ہے، کیونکہ وہ دینی و عصری دونوں علوم میں تیزی سے تحقیق کر سکتے ہیں۔ تاہم اس کے ساتھ یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا تحقیق کی آسانی علمی گہرائی کو متاثر کر رہی ہے؟ ابن خلدون علم اور تحقیق کے طریقے پر بیان کرتے ہیں کہ:

التحصيلُ لا يكونُ إلا بكثرةِ المراجعةِ والتكرارِ والممارسةِ[12].

"حصولِ علم صرف بار بار مطالعہ، تکرار اور عملی مشق سے ممکن ہوتا ہے۔"

ابن خلدون کے مطابق حقیقی تحقیق محض معلومات اکٹھی کرنے کا نام نہیں بلکہ مسلسل مطالعہ، غور و فکر اور عملی تجربے کا نتیجہ ہے۔ AI نے تحقیق کو آسان ضرور بنایا ہے لیکن خطرہ یہ ہے کہ نوجوان صرف تیار شدہ معلومات پر انحصار کرنے لگیں اور اصل تحقیقی عمل کمزور ہو جائے۔ اسلامی علمی روایت میں تحقیق کو ایک محنت طلب اور گہرا عمل سمجھا گیا ہے، جو ذہنی تربیت اور فکری ارتقاء کا ذریعہ بنتا ہے۔

مصنوعی ذہانت نے تحقیق کو غیر معمولی طور پر آسان بنا دیا ہے، لیکن حقیقی علمی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب محقق محض معلومات جمع کرنے کے بجائے گہرے تجزیے اور مسلسل مطالعے کو اپنائے۔ مسلم نوجوانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ AI کو تحقیق کا معاون سمجھیں، نہ کہ اس کا متبادل۔

دینی علوم میں AI کا استعمال

دینی علوم میں مصنوعی ذہانت کا استعمال ایک نئی علمی جہت ہے جس نے اسلامی تحقیق کو تیز، منظم اور قابلِ رسائی بنا دیا ہے۔ AI-based tools کے ذریعے احادیث کی تخریج، قرآنی آیات کی تلاش، فقہی مسائل کا تقابلی مطالعہ اور عربی متن کی لسانی تحلیل پہلے کے مقابلے میں بہت آسان ہو گئی ہے۔ یہ ترقی مسلم نوجوانوں کے لیے ایک بڑا موقع ہے کہ وہ کلاسیکی اسلامی مصادر تک جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے رسائی حاصل کریں، تاہم اس کے ساتھ علمی دیانت اور فہمِ دین کی ذمہ داری بھی بڑھ گئی ہے۔ امام شافعی علم کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

من أرادَ العلمَ فليتعلّمْ آدابَهُ قبلَ علمِهِ[13].

"جو شخص علم حاصل کرنا چاہے، اسے چاہیے کہ وہ علم سے پہلے اس کے آداب سیکھے۔"

امام شافعی کے مطابق علم صرف معلومات حاصل کرنے کا نام نہیں بلکہ ایک اخلاقی اور فکری تربیت کا عمل ہے۔ AI دینی علوم میں مدد تو فراہم کرتا ہے، لیکن علم کے آداب، نیت اور اخلاص انسان ہی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر AI کو بغیر فہم کے استعمال کیا جائے تو غلط فہمیاں اور سطحی علم پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لیے مسلم نوجوانوں

---

[12] ابن خلدون، عبد الرحمن بن محمد، المقدمہ، دار الفکر، بیروت، 2004ء، ج 1، ص 52۔

Abd al-Rahman ibn Muhammad Ibn Khaldun, Al-Muqaddimah, Beirut: Dar al-Fikr, 2004, Vol. 1, p. 345.

[13] الشافعی، محمد بن ادریس، الرسالۃ فی اصول الفقہ، مطبعۃ الشروق، قاہرہ، 1998ء، ج 1، ص 12۔

Al-Shafi'i, Muhammad ibn Idris al-Shafi'i, Al-Risalah fi Usul al-Fiqh, Matba'at al-Shuruq, Cairo, 1998, Vol. 1, p. 12.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

کو چاہیے کہ وہ AI کو "مددگار آلہ" سمجھیں، "علم کا متبادل" نہیں۔AI نے دینی علوم تک رسائی کو آسان بنا دیا ہے، لیکن اصل دینی فہم اب بھی علم، ادب اور استاد کی رہنمائی کا محتاج ہے۔

فکری وسعت اور عالمی رابطہ

مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے مسلم نوجوانوں کو عالمی سطح پر فکری رابطے کا موقع فراہم کیا ہے۔ اب علم صرف کتابوں یا مقامی اداروں تک محدود نہیں رہا بلکہ ایک عالمی نیٹ ورک کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ یہ صورتحال فکری وسعت کا باعث بنی ہے، جس میں مختلف تہذیبوں، مذاہب اور علمی مکاتب فکر سے براہ راست مکالمہ ممکن ہو گیا ہے۔ ابن خلدون تہذیبوں کے تعامل پر بیان کرتے ہیں کہ:

الإنسانُ مدنيٌّ بالطبعِ، ولا يتحققُ كمالُهُ إلا بالاجتماعِ والتواصلِ[14].

"انسان فطرتاً سماجی ہے، اور اس کا کمال اجتماع اور باہمی رابطے کے بغیر ممکن نہیں۔"

ابن خلدون کے مطابق انسانی ترقی اجتماعی تعلقات اور فکری تبادلے سے وابستہ ہے۔

AI اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے یہ اجتماع عالمی سطح پر وسیع کر دیا ہے، جس سے مسلم نوجوان مختلف علمی و فکری دنیاؤں سے جڑ سکتے ہیں۔ تاہم اس وسعت کے ساتھ فکری شناخت کے تحفظ کا مسئلہ بھی پیدا ہوتا ہے، جس کے لیے مضبوط علمی بنیاد ضروری ہے۔ مصنوعی ذہانت نے فکری وسعت اور عالمی رابطے کے نئے دروازے کھول دیے ہیں، لیکن اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے مضبوط علمی اور فکری بنیاد ضروری ہے تاکہ نوجوان اپنی شناخت برقرار رکھ سکیں۔

ڈیجیٹل دعوت و تبلیغ کے مواقع

ڈیجیٹل دور میں دعوت و تبلیغ کے طریقے مکمل طور پر تبدیل ہو چکے ہیں۔ مصنوعی ذہانت، سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے اسلام کی دعوت کو عالمی سطح پر پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اب ایک عالم یا داعی چند کلکس کے ذریعے دنیا بھر میں اپنا پیغام پہنچا سکتا ہے، جو پہلے ممکن نہیں تھا۔ یہ موقع خاص طور پر مسلم نوجوانوں کے لیے بہت اہم ہے۔ امام ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ:

الدعوةُ إلى اللهِ من أفضلِ الأعمالِ، وهي سبيلُ الأنبياءِ والمرسلين[15].

"اللہ کی طرف دعوت دینا بہترین اعمال میں سے ہے، اور یہ انبیاء و رسل کا راستہ ہے۔"

ابن تیمیہ کے مطابق دعوت دین اسلام کا بنیادی فریضہ ہے جو انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے۔ آج کے ڈیجیٹل دور میں AI اس دعوت کو زیادہ مؤثر اور عالمی بنا سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں سچائی، علم اور حکمت شامل ہو۔

اگر دعوت صرف ٹیکنالوجی پر مبنی ہو اور علم و اخلاق سے خالی ہو تو اس کا اثر کمزور ہو جاتا ہے۔ مصنوعی ذہانت نے دعوت و تبلیغ کے نئے مواقع پیدا کیے ہیں، لیکن اس کے مؤثر ہونے کے لیے علم، حکمت اور اخلاقی ذمہ داری ناگزیر ہے۔ مسلم نوجوان اس میدان میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اگر وہ ٹیکنالوجی کو اسلامی اصولوں کے ساتھ استعمال کریں۔

خطرات اور فکری چیلنجز

فکری انحصار

مصنوعی ذہانت کے بڑھتے ہوئے استعمال نے مسلم نوجوانوں میں ایک اہم فکری چیلنج کو جنم دیا ہے جسے "فکری انحصار" کہا جا سکتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی سوچ، تجزیہ اور فیصلہ سازی میں خود مختاری کھو کر مشینوں اور الگورتھمز پر حد سے زیادہ انحصار کرنے لگے۔ یہ رجحان بظاہر سہولت فراہم کرتا ہے، لیکن طویل

---

[14] ابن خلدون، عبد الرحمن بن محمد، المقدمہ، دار الفکر، بیروت، 2004ء، ج 1، ص 56۔

Abd al-Rahman ibn Muhammad Ibn Khaldun, Al-Muqaddimah, Beirut: Dar al-Fikr, 2004, Vol. 1, p.56

[15] ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، مجموع الفتاوی، دار الفکر، دمشق، 2004ء، ج 4، ص 150۔

Ibn Taymiyyah, Ahmad ibn Abd al-Halim Ibn Taymiyyah, Majmu‘ al-Fatawa, Dar al-Fikr, Damascus, 2004, Vol. 4, p. 150.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

مدت میں انسانی ذہن کی تخلیقی صلاحیت ، تنقیدی سوچ اور اجتہادی بصیرت کو کمزور کر سکتا ہے۔ اسلامی فکر میں انسان کو "عقلِ سلیم" کا حامل قرار دیا گیا ہے، جو محض معلومات کا صارف نہیں بلکہ حقیقت کا ادراک کرنے والا وجود ہے۔ ابن خلدون انسانی فکری کمزوری کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

الإنسانُ إذا اعتمدَ على غيرِه في التفكيرِ ضعُفَت ملكتُهُ العقليّةُ.[16]

"جب انسان سوچنے میں دوسروں پر انحصار کرنے لگتا ہے تو اس کی عقلی صلاحیت کمزور ہو جاتی ہے۔"

ابن خلدون کے مطابق انسانی عقل ایک ایسی صلاحیت ہے جو استعمال کے ساتھ مضبوط ہوتی ہے اور عدم استعمال سے کمزور پڑ جاتی ہے۔AI کے دور میں خطرہ یہ ہے کہ نوجوان ہر سوال کا جواب مشین سے لینے لگیں، جس سے ان کی فکری مشق (intellectual exercise) ختم ہو سکتی ہے۔ یہ صورتحال "علمی جمود" اور "فکری غلامی" کا سبب بن سکتی ہے۔ اسلامی تعلیمات خود غور و فکر اور تدبر کی دعوت دیتی ہیں، اس لیے AI کو مکمل رہنما بنانے کے بجائے ایک معاون ذریعہ سمجھنا ضروری ہے۔ فکری انحصار ایک سنگین فکری چیلنج ہے جو انسانی ذہن کی آزادی اور تخلیقی صلاحیت کو متاثر کر سکتا ہے۔ اس سے بچاؤ کے لیے ضروری ہے کہ نوجوان AI کو مددگار آلہ سمجھیں نہ کہ فکری متبادل۔

اخلاقی زوال اور ڈیٹا کنٹرول

مصنوعی ذہانت کے نظام بڑی مقدار میں ڈیٹا پر کام کرتے ہیں، جس میں انسانی رویے، ترجیحات اور ذاتی معلومات شامل ہوتی ہیں۔ اس عمل سے "ڈیٹا کنٹرول" کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے، جہاں طاقتور ادارے انسانوں کے فیصلوں اور رجحانات کو متاثر کر سکتے ہیں۔ یہ صورتحال صرف تکنیکی نہیں بلکہ اخلاقی مسئلہ بھی ہے، کیونکہ اس میں انسانی آزادی، رازداری اور اخلاقی اقدار متاثر ہو سکتی ہیں۔ امام غزالی اخلاقی انحراف کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

إذا فسدَ القلبُ فسدتِ الجوارحُ، وإذا صلحَ صلحتِ الأعمالُ[17].

"جب دل خراب ہو جاتا ہے تو اعضا بھی خراب ہو جاتے ہیں، اور جب دل درست ہو جائے تو اعمال بھی درست ہو جاتے ہیں۔"

امام غزالی کے مطابق اخلاقی نظام کی بنیاد انسانی قلب اور نیت پر ہے۔ اگر نیت اور اخلاق خراب ہو جائیں تو پورا عمل متاثر ہوتا ہے۔ AI اور ڈیٹا کنٹرول کے نظام بسا اوقات انسان کے رویے کو "پیش گوئی (predict)" کر کے اسے مخصوص سمت میں لے جاتے ہیں، جس سے اخلاقی آزادی متاثر ہو سکتی ہے۔ اس لیے اصل خطرہ صرف ٹیکنالوجی نہیں بلکہ اس کا غیر اخلاقی استعمال ہے، جو انسانی خود مختاری اور اخلاقی شعور کو کمزور کر سکتا ہے۔ اخلاقی زوال اور ڈیٹا کنٹرول جدید دور کے اہم چیلنجز ہیں جو انسانی آزادی اور اخلاقی نظام کو متاثر کر سکتے ہیں۔ اس کے مقابلے کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی اخلاقی اصولوں کو ڈیجیٹل دور میں بھی رہنما بنایا جائے۔

غلط معلومات

مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے معلومات کی ترسیل کو غیر معمولی حد تک تیز کر دیا ہے، لیکن اسی کے ساتھ "غلط معلومات" اور "غیر مصدقہ مواد" کے پھیلاؤ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ AI-based systems بعض اوقات ایسے نتائج یا جوابات فراہم کرتے ہیں جو بظاہر درست معلوم ہوتے ہیں مگر علمی یا تحقیقی اعتبار سے غلط ہو سکتے ہیں۔ یہ مسئلہ مسلم نوجوانوں کے لیے خاص طور پر اہم ہے کیونکہ دینی، اخلاقی اور فکری معاملات میں غلط معلومات براہ راست عقیدے اور عمل کو متاثر کر سکتی ہیں۔ امام شافعی علم اور تحقیق میں احتیاط کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

من تَصَدَّرَ قبلَ أوانِهِ فقد تَصَدَّرَ لِخِزيِهِ[18].

---

[16] ابن خلدون، عبد الرحمن بن محمد، المقدمہ، دار الفکر، بیروت، 2004ء، ج1، ص60۔

Abd al-Rahman ibn Muhammad Ibn Khaldun, Al-Muqaddimah, Beirut: Dar al-Fikr, 2004, Vol. 1, p. 60

[17] الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، احیاء علوم الدین، دار الفکر، بیروت، 2002ء، ج3، ص101۔

Abu Hamid Muhammad ibn Muhammad al-Ghazali, Ihya' 'Ulum al-Din, Beirut: Dar al-Fikr, 2002, Vol. 1, p. 101

[18] الشافعی، محمد بن ادریس، الرسالۃ فی اصول الفقہ، مطبعۃ الشروق، قاہرہ، 1998ء، ج1، ص45

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

"جو شخص اپنے وقت سے پہلے (بغیر تیاری کے) علم کے میدان میں آجاتا ہے وہ اپنی رسوائی کا سبب بنتا ہے۔"

امام شافعی کے مطابق علمی میدان میں جلد بازی اور غیر مصدقہ معلومات پر انحصار انسان کو غلطی اور گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔ AI کے دور میں خطرہ یہ ہے کہ نوجوان بغیر تحقیق کے AI-generated معلومات کو درست سمجھ لیتے ہیں، جس سے علمی سطح پر غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں۔ اسلامی علمی روایت ہمیشہ "تحقیق" اور "تثبت (verification)" پر زور دیتی ہے۔ غلط معلومات کا پھیلاؤ AI دور کا ایک بڑا علمی خطرہ ہے، جس سے بچنے کے لیے تحقیق، تنقیدی سوچ اور تصدیق کا عمل ناگزیر ہے۔

مذہبی فہم میں تحریف کا خطرہ

مصنوعی ذہانت کے ذریعے دینی متون تک رسائی تو آسان ہو گئی ہے، لیکن اس کے ساتھ مذہبی فہم میں "تحریف" کا خطرہ بھی بڑھ گیا ہے۔ AI بعض اوقات آیات، احادیث یا فقہی آراء کو ان کے اصل سیاق و سباق سے ہٹا کر پیش کر سکتی ہے، جس سے غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ مسئلہ اس وقت مزید سنگین ہو جاتا ہے جب غیر اہل افراد دینی مسائل کو صرف AI کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ابن تیمیہ علم دین میں احتیاط کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

من تكلمَ في الدينِ بغيرِ علمٍ أفسدَ أكثرَ مما أصلحَ[19].

"جو شخص دین کے بارے میں بغیر علم کے بات کرے وہ اصلاح سے زیادہ فساد پیدا کرتا ہے۔"

ابن تیمیہ کے مطابق دینی معاملات میں علم اور تخصص لازمی ہے۔ AI اگرچہ دینی مواد فراہم کر سکتا ہے، لیکن وہ نہ تو مجتہد ہے اور نہ ہی اس کے پاس سیاق و سباق کی حقیقی سمجھ ہوتی ہے۔ اس لیے مذہبی فہم میں غلط تشریح کا خطرہ موجود رہتا ہے، جو نوجوانوں کے عقیدے اور عمل کو متاثر کر سکتا ہے۔ مذہبی فہم میں تحریف کا خطرہ اس وقت بڑھ جاتا ہے جب دینی علم کو بغیر اہل علم کی رہنمائی کے صرف AI پر چھوڑ دیا جائے۔ اس لیے دینی علوم میں انسانی رہنمائی ہمیشہ بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

شناختی بحران

مصنوعی ذہانت اور عالمی ڈیجیٹل کلچر نے مسلم نوجوانوں کی شناخت (Identity) پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ مسلسل عالمی مواد، الگورتھمز اور ثقافتی اثرات کے باعث نوجوان اپنی دینی، تہذیبی اور فکری شناخت کے بارے میں ابہام کا شکار ہو سکتے ہیں۔ یہ صورت حال "شناختی بحران" کہلاتی ہے، جس میں فرد اپنی اصل اقدار اور وابستگیوں سے دور ہو جاتا ہے۔ ابن خلدون تہذیبی شناخت کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

المغلوبُ مولَعٌ أبدًا بالاقتداء بالغالبِ في شعائرِهِ وأحواله[20].

"مغلوب قوم ہمیشہ غالب قوم کی عادات اور طرزِ زندگی کی پیروی کرتی ہے۔"

ابن خلدون کے مطابق جب کوئی قوم علمی یا تہذیبی طور پر کمزور ہو جائے تو وہ غالب تہذیب کی نقل کرنے لگتی ہے۔ AI اور عالمی ڈیجیٹل میڈیا کے ذریعے مغربی ثقافتی اثرات تیزی سے مسلم نوجوانوں تک پہنچ رہے ہیں، جس سے اپنی شناخت برقرار رکھنا ایک چیلنج بن گیا ہے۔ یہ صورتحال اس بات کی متقاضی ہے کہ نوجوان اپنی فکری بنیاد کو مضبوط کریں تاکہ وہ ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی تہذیبی شناخت محفوظ رکھ سکیں۔ شناختی بحران عصرِ حاضر کا ایک سنگین فکری مسئلہ ہے جو مصنوعی ذہانت اور عالمی ثقافتی اثرات سے مزید گہرا ہو رہا ہے۔ اس سے بچاؤ کے لیے مضبوط دینی اور فکری تربیت ناگزیر ہے۔

Al-Shafi'i, Muhammad ibn Idris al-Shafi'i, Al-Risalah fi Usul al-Fiqh, Matba'at al-Shuruq, Cairo, 1998, Vol. 1, p. 45.

[19] ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، مجموع الفتاوی، دار الفکر، دمشق، 2004ء، ج4، ص150۔

Ibn Taymiyyah, Ahmad ibn Abd al-Halim Ibn Taymiyyah, Majmu' al-Fatawa, Dar al-Fikr, Damascus, 2004, Vol. 4, p. 150.

[20] ابن خلدون، عبد الرحمن بن محمد، المقدمہ، دار الفکر، بیروت، 2004ء، ج1، ص383۔

Abd al-Rahman ibn Muhammad Ibn Khaldun, Al-Muqaddimah, Beirut: Dar al-Fikr, 2004, Vol. 1, p. 383

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

اسلامی تناظر میں AI کی اخلاقی حدود

شریعت اور ٹیکنالوجی

اسلامی فکر میں شریعت محض عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ انسانی زندگی کے تمام معاشرتی، معاشی اور فکری پہلوؤں کے لیے ایک جامع اخلاقی و قانونی نظام ہے۔ جدید دور میں جب ٹیکنالوجی، خصوصاً مصنوعی ذہانت(AI) ، انسانی زندگی میں فیصلہ سازی کے عمل تک داخل ہو چکی ہے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ شریعت اور ٹیکنالوجی کے درمیان تعلق کس نوعیت کا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے ٹیکنالوجی بذاتِ خود نہ خیر ہے نہ شر، بلکہ اس کا استعمال اسے اخلاقی یا غیر اخلاقی بناتا ہے۔ لہٰذا AI کو بھی شریعت کی اخلاقی حدود کے اندر رہ کر استعمال کرنا ضروری ہے تاکہ انسانی وقار، عدل اور ذمہ داری برقرار رہے۔ امام غزالی شریعت کے مقصد کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

مقصودُ الشريعةِ حفظُ الدينِ والنفسِ والعقلِ والنسلِ والمالِ[21].

"شریعت کا مقصد دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت ہے۔"

امام غزالی کے مطابق شریعت کے بنیادی مقاصد انسانی زندگی کے پانچ بنیادی عناصر کی حفاظت ہیں۔ جب ہم AI کو دیکھتے ہیں تو یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر اس کا استعمال ان مقاصد کے خلاف ہو۔ مثلاً عقل کو کمزور کرنا(dependency) ، جان یا معاشرتی نظام کو نقصان پہنچانا، یا اخلاقی بگاڑ پیدا کرنا۔ تو وہ اسلامی اصولوں کے مطابق قابل قبول نہیں رہتا۔ اس لیے شریعت AI کے استعمال کے لیے ایک اخلاقی فریم ورک فراہم کرتی ہے جو انسانی فلاح کو مرکزیت دیتا ہے۔ شریعت اور ٹیکنالوجی کے تعلق میں بنیادی اصول یہ ہے کہ ٹیکنالوجی انسان کی فلاح کے تابع ہو۔ AI کا استعمال اسی وقت اسلامی طور پر درست ہے جب وہ انسانی اخلاق، عدل اور فکری آزادی کو نقصان نہ پہنچائے۔

مقاصد الشریعہ اور AI

مقاصد الشریعہ اسلامی قانون کا وہ نظریاتی فریم ورک ہے جو یہ واضح کرتا ہے کہ شریعت کے احکام کا بنیادی مقصد انسانی فلاح اور اجتماعی بھلائی ہے۔ امام شاطبی نے اس تصور کو باقاعدہ علمی صورت دی اور اسے اسلامی قانون کی روح قرار دیا۔ مصنوعی ذہانت کے دور میں مقاصد الشریعہ ایک اہم اخلاقی معیار فراہم کرتے ہیں جس کے ذریعے ہم AI کے استعمال کے مثبت اور منفی پہلوؤں کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔ امام شاطبی مقاصد الشریعہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

وضعُ الشريعةِ إنما هو لمصالحِ العبادِ في العاجلِ والآجلِ[22].

"شریعت کا قیام بندوں کی دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لیے ہے۔"

امام شاطبی کے مطابق شریعت کا بنیادی مقصد انسان کی دنیاوی اور اخروی فلاح ہے۔ اگر AI نظام انسانی فلاح کے بجائے صرف efficiency ، profit یا control کو ترجیح دے تو وہ مقاصد الشریعہ سے متصادم ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر AI فیصلہ سازی میں انصاف کے بجائے صرف ڈیٹا پر مبنی نتائج دے، یا انسانی کمزوریوں کو نظر انداز کرے تو یہ اسلامی عدل کے تصور سے ہٹ سکتا ہے۔ لہٰذا AI کو اخلاقی طور پر قابل قبول بنانے کے لیے ضروری ہے کہ اسے مقاصد الشریعہ کے فریم ورک کے اندر رکھا جائے۔

مقاصد الشریعہ AI کے اخلاقی استعمال کے لیے ایک مضبوط اسلامی فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔ اگر مصنوعی ذہانت انسانی فلاح، عدل اور اخلاقی اصولوں کے تابع ہو تو اسے اسلامی تناظر میں قابل قبول قرار دیا جا سکتا ہے۔

---

[21] الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، المستصفی من علم الأصول، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2000ء، ج1، ص286

Al-Ghazali, Abu Hamid Muhammad ibn Muhammad al-Ghazali, Al-Mustasfa min ‘Ilm al-Usul, Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah, Beirut, 2000, Vol. 1, p. 286.

[22] الشاطبی، ابراہیم بن موسیٰ، الموافقات فی اصول الشریعۃ، دار ابن عفان، قاہرہ، 1997ء، ج4، ص89۔

Al-Shatibi, Ibrahim ibn Musa al-Shatibi, Al-Muwafaqat fi Usul al-Shari‘ah, Dar Ibn ‘Affan, Cairo, 1997, Vol. 4, p. 89.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

عدل، امانت اور شفافیت

اسلامی اخلاقی نظام میں عدل، امانت اور شفافیت بنیادی اقدار ہیں جن پر پورا معاشرتی اور قانونی ڈھانچہ قائم ہے۔ مصنوعی ذہانت (AI) جب فیصلہ سازی، ڈیٹا پروسیسنگ اور خودکار نظاموں میں استعمال ہوتی ہے تو ان تین اصولوں کا براہِ راست امتحان ہوتا ہے۔ AI سسٹمز اگرچہ تیز اور مؤثر نتائج دیتے ہیں، لیکن اگر ان میں شفافیت نہ ہو تو وہ "black box systems" بن جاتے ہیں، جن کے فیصلوں کی وجہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی چیز اسلامی اخلاقی اصولوں کے خلاف ہے کیونکہ اسلام میں ہر معاملے میں وضاحت، دیانت اور ذمہ داری ضروری ہے۔ امام ابن تیمیہ عدل کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

إنَّ اللهَ يُقيمُ الدولةَ العادلةَ وإن كانت كافرةً، ولا يُقيمُ الظالمةَ وإن كانت مسلمةً[23].

"اللہ تعالیٰ عادل ریاست کو قائم رکھتا ہے خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو، اور ظالم ریاست کو قائم نہیں رکھتا خواہ وہ مسلم ہی کیوں نہ ہو۔"

ابن تیمیہ کے مطابق عدل ایک آفاقی اصول ہے جو کسی مذہب یا قوم تک محدود نہیں۔ AI کے نظام اگر عدل کے اصول کو نظر انداز کریں اور صرف ڈیٹا یا الگورتھم پر مبنی فیصلے کریں تو وہ معاشرتی ناانصافی پیدا کر سکتے ہیں، خاص طور پر اگر ڈیٹا ہو۔ اسلامی اصول ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہر فیصلہ اخلاقی ذمہ داری اور عدل کے ساتھ ہونا چاہیے، چاہے وہ انسان کرے یا مشین کے ذریعے معاونت حاصل کرے۔ AI کے نظام میں عدل، امانت اور شفافیت کا ہونا لازمی ہے۔ اگر یہ اصول موجود نہ ہوں تو ٹیکنالوجی ترقی کے باوجود معاشرتی ناانصافی اور اعتماد کا بحران پیدا ہو سکتا ہے۔

انسانی فیصلہ بمقابلہ مشینی فیصلہ

انسانی فیصلہ اور مشینی فیصلہ کے درمیان بنیادی فرق شعور، اخلاقیات اور ذمہ داری کا ہے۔ انسانی فیصلہ جذبات، تجربے، اخلاق اور سیاق و سباق کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے، جبکہ مشینی فیصلہ صرف ڈیٹا، الگورتھم اور احتمالات پر مبنی ہوتا ہے۔ AI سسٹمز جتنا بھی ترقی کر جائیں، وہ "نیت"، "اخلاقی شعور" اور "ذمہ داری" جیسے عناصر کو مکمل طور پر نہیں سمجھ سکتے۔ یہی وہ فرق ہے جو انسانی فیصلہ کو مشینی فیصلہ پر فوقیت دیتا ہے۔ امام غزالی انسانی عقل اور ذمہ داری کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

الإنسانُ مكلَّفٌ بالعقلِ، ومحاسَبٌ على اختيارِهِ[24].

"انسان عقل کے ساتھ مکلف ہے اور اپنے انتخاب پر جواب دہ ہے۔"

امام غزالی کے مطابق انسان کی اصل پہچان اس کی ذمہ داری اور اخلاقی انتخاب ہے۔ AI کے فیصلے چونکہ ذمہ داری (accountability) نہیں رکھتے، اس لیے ان پر مکمل اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی غلط فیصلہ AI کرے تو اخلاقی طور پر ذمہ دار انسان یا ادارہ ہوتا ہے، مشین نہیں۔ اسلامی فکر میں انسان کو "خلیفہ" قرار دیا گیا ہے، جو زمین پر ذمہ دارانہ فیصلے کرتا ہے۔ اس لیے فیصلہ سازی کا حتمی اختیار انسان کے پاس ہی رہنا چاہیے۔ انسانی فیصلہ اور مشینی فیصلہ کے درمیان بنیادی فرق اخلاقی شعور اور ذمہ داری کا ہے۔ AI معاون ہو سکتا ہے، لیکن حتمی اخلاقی اور قانونی فیصلہ ہمیشہ انسان کے ذمہ ہی ہونا چاہیے۔

نتائج

1. مصنوعی ذہانت نے مسلم نوجوانوں کی فکری تشکیل پر گہرا اثر ڈالا ہے اور ان کے تعلیمی، تحقیقی اور سماجی رویوں کو نئی سمت دی ہے۔
2. AI نے تعلیم کے میدان میں غیر معمولی مواقع پیدا کیے ہیں، جن کے ذریعے نوجوانوں کو جدید اور عالمی معیار کے علمی وسائل تک آسان رسائی حاصل ہوئی ہے۔
3. تحقیقی عمل میں مصنوعی ذہانت نے رفتار اور سہولت پیدا کی ہے، جس سے علمی کام زیادہ منظم اور مؤثر انداز میں انجام دیا جا سکتا ہے۔

---

[23] ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، مجموع الفتاوی، دار الفکر، دمشق، 2004ء، ج8، ص146۔
Ibn Taymiyyah, Ahmad ibn Abd al-Halim Ibn Taymiyyah, Majmu‘ al-Fatawa, Dar al-Fikr, Damascus, 2004, Vol.8, p. 146

[24] الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، إحیاء علوم الدین، دار الفکر، بیروت، 2002ء، ج1، ص58
Al-Ghazali, Abu Hamid Muhammad ibn Muhammad al-Ghazali, Ihya’ ‘Ulum al-Din, Dar al-Fikr, Beirut, 2002, Vol. 1, p. 58.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

4. دینی علوم تک رسائی میں بھی AI نے اہم کردار ادا کیا ہے، تاہم اس کے درست استعمال کے لیے علمی رہنمائی اور تخصص کی ضرورت برقرار ہے۔
5. مصنوعی ذہانت کے باعث مسلم نوجوانوں میں فکری انحصار کا رجحان بڑھنے کا خدشہ موجود ہے، جو تنقیدی سوچ کو متاثر کر سکتا ہے۔
6. غلط معلومات اور غیر مصدقہ مواد کے پھیلاؤ نے علمی اعتبار اور فکری درستگی کے لیے نئے چیلنجز پیدا کیے ہیں۔
7. مذہبی متون کی سطحی یا غلط تشریح کا خطرہ بھی موجود ہے، خاص طور پر جب AI کو دینی علم کا واحد ذریعہ سمجھا جائے۔
8. مصنوعی ذہانت کے اثرات سے شناختی بحران پیدا ہو سکتا ہے، جس میں نوجوان اپنی دینی اور تہذیبی شناخت کے بارے میں ابہام کا شکار ہو سکتے ہیں۔
9. AI کے ذریعے فکری وسعت اور عالمی رابطے کے مواقع بھی پیدا ہوئے ہیں، جو مثبت علمی ترقی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔
10. اسلامی فکر کی روشنی میں عقل، علم اور اجتہاد کے اصول یہ واضح کرتے ہیں کہ AI ایک معاون ذریعہ ہے، نہ کہ انسانی شعور اور دینی فہم کا متبادل۔
11. مجموعی طور پر مصنوعی ذہانت ایک طاقتور ٹیکنالوجی ہے، جس کے مثبت استعمال سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے، لیکن اس کے منفی فکری و اخلاقی اثرات سے بچاؤ کے لیے علمی، اخلاقی اور دینی رہنمائی ناگزیر ہے۔

سفارشات

1. مسلم نوجوانوں کو مصنوعی ذہانت کے استعمال میں تنقیدی سوچ (Critical Thinking) کو لازمی طور پر فروغ دینا چاہیے تاکہ وہ معلومات کو بغیر تحقیق کے قبول نہ کریں۔
2. AI کو علم کا متبادل سمجھنے کے بجائے ایک معاون ٹول (supporting tool) کے طور پر استعمال کیا جائے تاکہ فکری انحصار سے بچا جا سکے۔
3. تعلیمی اداروں میں AI literacy (مصنوعی ذہانت کی فہم) کو نصاب کا حصہ بنایا جائے تاکہ طلبہ اس ٹیکنالوجی کو درست اور ذمہ دارانہ انداز میں استعمال کر سکیں۔
4. دینی علوم کے طلبہ کو جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے ساتھ ساتھ مستند اساتذہ اور کلاسیکی مصادر سے براہِ راست رہنمائی حاصل کرنے کی ترغیب دی جائے۔
5. غلط معلومات (Misinformation) سے بچاؤ کے لیے تحقیق اور تصدیق (verification) کے اصولوں کو مضبوط بنایا جائے اور ہر معلومات کو مستند ذرائع سے چیک کرنے کی عادت ڈالی جائے۔
6. مذہبی مسائل میں AI پر مکمل انحصار کرنے کے بجائے اہل علم اور مفتیانِ کرام کی طرف رجوع کو لازمی قرار دیا جائے۔
7. نوجوانوں کی دینی اور تہذیبی شناخت کو مضبوط بنانے کے لیے اسلامی تعلیمات، اخلاقی تربیت اور فکری شعور کو فروغ دیا جائے۔
8. حکومت اور تعلیمی ادارے AI کے اخلاقی استعمال (ethical use of AI) کے لیے واضح پالیسیاں اور رہنما اصول تیار کریں۔
9. ڈیجیٹل دعوت و تبلیغ کے میدان میں AI کے مثبت استعمال کو فروغ دیا جائے لیکن اس میں علم، حکمت اور اخلاق کو بنیادی حیثیت دی جائے۔
10. تحقیقی اداروں کو اس بات پر توجہ دینی چاہیے کہ AI کے ذریعے حاصل شدہ معلومات کو انسانی تجزیہ اور تنقیدی مطالعے کے بغیر حتمی نہ سمجھا جائے۔
11. مسلم نوجوانوں کو یہ شعور دیا جائے کہ اصل فکری طاقت انسانی عقل، تجربہ اور دینی بصیرت میں ہے، نہ کہ صرف مشینی نظاموں میں۔

خلاصہ

موجودہ علمی و تکنیکی دور میں مصنوعی ذہانت نے انسانی زندگی کے فکری، تعلیمی اور سماجی ڈھانچے میں نمایاں تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں۔ یہ تبدیلی خصوصاً نوجوان نسل کی فکری تشکیل پر گہرے اثرات مرتب کر رہی ہے، جہاں علم کے حصول، تحقیق کے طریقہ کار اور معلومات تک رسائی کے روایتی تصورات از سرِ نو تشکیل پا رہے ہیں۔ اس تناظر میں مسلم نوجوان ایک ایسے فکری ماحول سے گزر رہے ہیں جو بیک وقت غیر معمولی مواقع اور سنجیدہ چیلنجز دونوں کو جنم دیتا ہے۔ مصنوعی ذہانت نے تعلیم و تحقیق کے میدان میں وسعت اور سرعت پیدا کی ہے، جس کے ذریعے علمی وسائل تک رسائی آسان ہو گئی ہے اور دینی و عصری علوم کے مطالعے کے نئے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ اسی طرح عالمی فکری رابطے اور ڈیجیٹل تعامل نے علمی افق کو وسیع کیا ہے، جس سے نوجوانوں کے لیے مختلف علمی و فکری مکاتب فکر سے استفادہ ممکن ہوا ہے۔

اس کے برعکس، اس ٹیکنالوجی کے غیر محتاط استعمال سے متعدد فکری و اخلاقی مسائل بھی جنم لے رہے ہیں۔ ان میں فکری انحصار، تنقیدی سوچ کی کمزوری، غیر مصدقہ معلومات کا پھیلاؤ، مذہبی متون کی سطحی تفہیم، اور تہذیبی و دینی شناخت کا غیر یقینی ہونا شامل ہیں۔ یہ چیلنجز اس وقت مزید پیچیدہ ہو جاتے ہیں جب مصنوعی ذہانت کو محض معلوماتی ذریعہ نہیں بلکہ حتمی علمی اتھارٹی سمجھ لیا جائے۔ اسلامی فکری روایت کی روشنی میں عقل، علم اور اجتہاد کو انسانی فکری تشکیل کی بنیادی اساس قرار دیا

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

گیا ہے، جہاں علم صرف معلومات نہیں بلکہ ایک اخلاقی و عملی تربیت کا عمل ہے۔ اس علمی پس منظر میں یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مصنوعی ذہانت ایک معاون تکنیکی ذریعہ تو ہے، لیکن انسانی شعور، اخلاقی ذمہ داری اور دینی بصیرت کا متبادل نہیں بن سکتی۔

مصنوعی ذہانت کے دور میں مسلم نوجوانوں کی فکری ترقی کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ اس ٹیکنالوجی کو تنقیدی شعور، علمی دیانت اور دینی رہنمائی کے ساتھ استعمال کریں، تاکہ وہ اس کے مثبت امکانات سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں اور اس کے ممکنہ فکری و اخلاقی خطرات سے محفوظ رہ سکیں۔

مصادر و مراجع

1. الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، احیاء علوم الدین، دار الفکر، بیروت، 2002ء۔
2. الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، المستصفی من علم الأصول، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2000ء۔
3. ابن خلدون، عبد الرحمن بن محمد، المقدمہ، دار الفکر، بیروت، 2004ء۔
4. الشاطبی، ابراہیم بن موسیٰ، الموافقات فی اصول الشریعۃ، دار ابن عفان، قاہرہ، 1997ء۔
5. ابن قیم الجوزیہ، شمس الدین محمد، احکام الاجتہاد فی الاصول، دار الفکر، دمشق، 2005ء۔
6. مالک بن انس، الموطأ، دار الکتب العلمیہ، ریاض، 1997ء۔
7. الشافعی، محمد بن ادریس، الرسالۃ فی اصول الفقہ، مطبعۃ الشروق، قاہرہ، 1998ء۔
8. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، مجموع الفتاوی، دار الفکر، دمشق، 2004ء۔

Bibliography

1. Al-Ghazali, Abu Hamid Muhammad ibn Muhammad, *Ihya' 'Ulum al-Din*, Dar al-Fikr, Beirut, 2002.
2. Al-Ghazali, Abu Hamid Muhammad ibn Muhammad, *Al-Mustasfa min 'Ilm al-Usul*, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 2000.
3. Ibn Khaldun, Abd al-Rahman ibn Muhammad, *Al-Muqaddimah*, Dar al-Fikr, Beirut, 2004.
4. Al-Shatibi, Ibrahim ibn Musa, *Al-Muwafaqat fi Usul al-Shari'ah*, Dar Ibn 'Affan, Cairo, 1997.
5. Ibn Qayyim al-Jawziyyah, Shams al-Din Muhammad, *Ahkam al-Ijtihad fi al-Usul*, Dar al-Fikr, Damascus, 2005.
6. Malik ibn Anas, *Al-Muwatta'*, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Riyadh, 1997.
7. Al-Shafi'i, Muhammad ibn Idris, *Al-Risalah fi Usul al-Fiqh*, Matba'at al-Shuruq, Cairo, 1998.
8. Ibn Taymiyyah, Ahmad ibn Abd al-Halim, *Majmu' al-Fatawa*, Dar al-Fikr, Damascus, 2004.